مولانا سلمان الحق حقانی

مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

میرے شیخ ! ایک شب گزار زاہد

بے نفسی، بلند ہمتی، ذاتی مفادات سے ماوراء، عہد ساز شخصیت، فقیر منش انسان، درویشوں کا ہم نشین، نقاد عالم، فکر ونظر اور جہد عمل کا پیکر، استقامت کا پہاڑ ہستی کہ ان محاسن کے آگے الفاظ چھوٹے محسوس ہونے لگیں زندگی بھر بلند آہنگ حوصلوں کے ساتھ کارنامے انجام دیئے تعلیم کا میدان ہو یا عمل کا سیاست کی بساط ہو یا جہاد کا عنوان دراصل یہ مٹی کا پیکر ان محاسن کا آئینہ تھا، جس میں ہمارے اکابر کا حسن جھلکتا تھا دور جدید کے چیلنجز ان کے روبرو اپنی تمام شدتوں کے ساتھ موجود ہوتے ہیں ہر مرحلے کے تقاضے جنون سے آشنا یہ ہستی ان کی تمام تر نزاکتوں کا احساس کرتے ہوئے مقابلہ کرتے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ وہ انبیاء کرام علیہ السلام کے وارث تھے علماء حق کی میراث کو سنبھالنا اور امت میں بانٹنا جانتے تھے ان کی مثال ابوالاخلاص شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے وہ فیوض ہیں جن کو ڈاکٹر صاحب نے سمیٹ کر عوام وخواص کے لئے علوم کے سرچشمے بنادے چونکہ راقم کا تعلق ایسے خاندان اور گھرانے کے ساتھ ہے جس کو حال ہی میں مرجع الخلائق کی حیثیت حاصل ہے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ دادا شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب عم مکرم اور شیخ الحدیث مولانا انوار الحق صاحب کے بڑے بیٹے ہونے کا شرف حاصل ہے راقم کو بن مانگے ایسی نسبتیں حاصل ہیں کہ اگر میں شکریہ ادا کرنا چاہوں بھی تو ادا نہ کرسکوں گا، انہیں نسبتوں کی وجہ سے اکابرین امت کی خصوصی شفقت اور نیازمندی حاصل ہے۔

جانے والے تجھے صدیاں روئیں گی

ڈاکٹر صاحب تو گویا ہمارے خاندان اور گھر کے بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مشفق استاد مربی بھی تھے راقم کو ڈاکٹر صاحبؒ سے بخاری شریف ثانی ترمذی اول پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ڈاکٹر صاحب کی ایک خاص وصف خوش طبعی تھی خاندان الحق کے ساتھ ان کی محبت والہانہ تھی مگر میری تو بات ہی اور تھی جب بھی ملتے خوب مزاح فرماتے ایک دفعہ کراچی کے طویل سفر سے تشریف لائے ائیر پورٹ سے سیدھا دارالعلوم پہنچے راقم عم مکرم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ دفتر اہتمام میں بیٹھا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کی بھی دفتر اہتمام میں آمد ہوئی مصافحہ معانقہ اور سفری حال احوال کے بعد معمول سے مجلس جاری تھی، میں نے بغرض شرارت ڈاکٹر صاحب کے

جیب میں ہاتھ ڈالا تو کاغذات سمیت کافی پیسے بھی ہاتھ لگے جونہی ہاتھ میں پیسے آئے تو استاد جی نے ان پیسوں میں ایک ہزار کا نوٹ مجھے تھما کر فرمانے لگے، یہ آپ کا حصہ ہے باقی رقم جامعہ میں داخل کئے، یہ منظر دیکھتے ہوئے جامعہ کے ایک استاذ نے عرض کیا کہ حضرت یہ تو زیادتی ہے کہ آپ سلمان الحق کو دیتے ہو اور ہمیں محروم کرتے ہو، ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ آپ آرام سے بیٹھو ایسی گپ شپ ہر کسی سے نہیں ہوتی اس واقعہ سے ڈاکٹر صاحب کی شفیقانہ زندگی کی ایک جھلک دکھانا مقصود تھی کہ وہ اپنے چھوٹوں اور شاگردوں سے کیسے شفقت کرتے رہتے تھے اللہ رب العزت ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ان کی ہر ایک ادا ہر ایک صفت ہمارے لئے قابل تقلید اور مشعل راہ ہے بقول شاعر......

جانے والے تجھ کو صدیاں روئیں گی　　　تیری یادیں تخم الفت بوئیں گی

قربت ورفاقت

ڈاکٹر صاحب سے قربت کے باعث اندرون ملک وبیرون ممالک میں بھی ساتھ رہنے کی توفیق نصیب ہوئی، تہجد کی آہ گذاری اور نماز میں خشوع وخضوع دیکھ کر اس بات کا خوب مشاہدہ ہوجاتا تھا کہ خوف خدا انابت الی اللہ اور رجوع الی اللہ ان کی رگ رگ میں سرایت کرگئی تھی، ایک دفعہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس میں شرکت کی غرض سے راولپنڈی جارہے تھے راقم بھی شریک سفر تھا دیر سے پہنچے، کانفرنس بھی رات 11 بجے اختتام پذیر ہوئی قیام گاہ میں پہنچتے ہی ڈاکٹر صاحب نے ہمیں جلدی جلدی سونے کی ترغیب دی چنانچہ تعمیل حکم کی خاطر ہم سب لیٹ گئے تھکان کے باعث بہت جلد آنکھ لگ گئی کچھ دیر بعد جب آنکھ کھلی تو عجیب منظر دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب ایک کھونے میں مصلیٰ بچھا کر تہجد کی نماز ایسی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ رہے تھے کہ ہم جیسے نوجوانوں کو رشک آیا کہ بڑھاپے کی اس حالت میں تھکان سفر کے باوجود کس طرح آہ وزاری میں مصروف ہیں۔ پھر چھوٹے بچے کی طرح سسکیاں لیتے ہوئے اللہ کے حضور میں جب روتے ہوئے دیکھا تو ہمیں جلدی سونے کی ترغیب کی وجہ سمجھ میں آئی کہ چونکہ یہ وقت ڈاکٹر صاحب کی اپنے رب کے ساتھ راز ونیاز کی تھی جس کی وجہ سے ہمیں لیٹنا ضروری تھا یہ ایک ہی سفر نہیں متعدد اسفار میں یہ مناظر دیکھے۔ایک دن سبق کے دوران ایک سوال پوچھا کہ پشتو میں گھوڑے کے بچے کو کیا کہتے ہیں بندہ نے جواب دیا تو خوش ہوکر ۱۰ روپے عنایت فرمائے۔

اس طرح ایک مرتبہ سفر حج کے موقع پر حرم شریف میں ملاقات ہوئی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ اس سفر میں مرحومہ اہلیہ بھی ساتھ تھی، بعد نماز عشاء میں نے اپنے عم زاد برادر مکرم مولانا عرفان الحق صاحب سے عرض کیا کہ آج استاد جی کو کھانا کھلائیں گے ہماری مشاورت جاری تھی کہ استاد محترم کچھ دور بیٹھے تھے کہ اچانک آواز دیکر فرمانے لگے کہ آج کھانا میں کھلاوں گا آپ چھوٹے ہو چنانچہ کھانے کیلئے باہر ایک ہوٹل کی طرف چل پڑے راستے میں کھیروں

کے سر کے میں بنے ہوئے اچار بھی خریدے کہ اس کھانے کی لذت دوبالا ہوگی اسطرح سفر حج میں ڈاکٹر صاحب کی معیت ہمارے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی۔

آخری ملاقات

ڈاکٹر صاحب مدت سے مختلف امراض میں مبتلا تھے مگر شدید تکلیف کے باوجود بھی درس حدیث کے لئے تشریف لاتے ہوئے فرماتے کہ درس حدیث کی بدولت اللہ رب العزت مجھے صحت یاب فرماتے دیتے ہیں وفات سے چند روز قبل ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا شدت تکلیف کے باعث کبھی کبھی بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوتی میری آواز سن کی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا، میں نے زیارت کے بعد تکلیف کے باعث جلد ہی رخصت چاہی اس وقت مجھے کیا خبر تھی ہمارے سروں کے تاج اسی ہفتے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو جائیں گے، بالاخر نماز جمعہ کے بعد یہ جانکاہ خبر سنی کہ استاد محترم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر راہی آخرت ہو گئے، ڈاکٹر صاحب کی شفقت ہم پر باپ سے کم نہ تھی اس وجہ اس حادثہ فاجعہ نے دل ودماغ کو ماؤف کر دیا، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاہ گیا، آنسو کی لڑیاں بے اختیار بہنے لگی۔ بقول شاعر......

آتی رہی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو   گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

مشن جاری رہے گا

راقم یہ مضمون لکھ رہا ہے دل گھیرے رنج وغم سے اداس ہے آنکھیں اشکبار ہیں میرا قلم ڈاکٹر صاحب کی عظمت کو سلام کا نذرانہ پیش کر رہا ہے، امام الہند ابوالکلام آزاد نے اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہے کہ انسان ذہن وجسم کی کتنی عظمتیں حاصل کرلے لیکن تاریخ اپنے فیصلے کے لئے ہمیشہ موت کا انتظار کرتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ رب العزت نے ایسا دل ودماغ اور حق گو زبان دی تھی کہ وہ کسی جابر وظالم کے سامنے کمزور بات کرنا نہیں جانتے تھے ان کی ہر بات بڑی جامع اور بے لچک ہوتی تھی آج وہ حق آواز ہمیشہ کے لئے خاموش ہوگئی مگر ان کی مشن کو لے کر ان کے تیار کردہ افراد دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائیں گے،

آپ کے محاسن اور دینی کوششوں کا احاطہ کرنے سے قلم عاجز ہے اس لئے ان چند سطور پر اکتفاء کرتے ہوئے دعا گو کہ اللہ رب العزت ڈاکٹر صاحب کے برکات اور فیوض کو تا قیامت جاری وساری رکھے آپ کے پسماندگان، تلامذہ اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے دین اسلام کی سربلندی کیلئے آپؒ کی سعی جمیل کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی مغفرت نامہ فرمائے......

انجمن سے وہ کیا گئے کیفی   رونقیں لے گئے ہیں محفل کی